رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۲۱ - مئی ۱۹۱۸ء | سہ شنبہ | مطابق ۱۰ شعبان المعظم ۱۳۳۶ہجری | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

جناب حافظ روشن علی صاحب اور جناب چودھری فتح محمد صاحب تبلیغی دورہ سے واپس آگئے ہیں۔

درس حدیث جو جناب قاضی امیر حسین صاحب دیتے ہیں عمدۃ الاحکام کا ختم ہو کر اب بخاری کا شروع ہے۔

صاحب تصانیف احباب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اپنی تصنیف کردہ کتب کی ایک ایک کاپی افسر صاحب لائبریری کے نام ارسال کر دیں۔ تاکہ سلسلہ کی تمام کی تمام کتابیں یہیں جمع ہو جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا پتہ

حسب ذیل ہے:-

باندرا پالی مکان نمبر ۹۳ - مون جی ماتھو بھائی بنگلہ

Bandra Bombay

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت کے متعلق اطلاعیں

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ۱۳ - مئی کو بمبئی سے اپنے قلم سے ارقام فرماتے ہیں۔

۱۳ - مئی - "آمید ہے قادیان میں سب طرح خیریت ہوگی۔ یہاں پہنچکر میری طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت ترقی پر ہے۔ اب تو نصف میل بلکہ ایک میل تک چل پھر سکتا ہوں۔ ناک اور حلق میں جو اوپریشن ہوا تھا اس کی تکلیف باقی ہے۔ مگر ہیمپش کو قریبًا بالکل آرام ہے۔ اور طاقت میں روزانہ اضافہ معلوم ہوتا ہے۔"

۱۴ - مئی - "چونکہ بمبئی میں گرمی تیز ہو گئی ہے۔ اس لئے

۱۴ - مئی کو حضرت کو دردِ سر کی شکایت ہو گئی تھی۔ مگر باوجود اس کے نماز ظہر و عصر خود پڑھائی۔ اور باہر احباب میں بیٹھے رہے۔ اور شام کو سیر کے لئے بھی پیدل تشریف لے گئے۔

۱۵ - مئی - "۱۵ - مئی کی صبح کو طبیعت صاف تھی۔ اور سر درد کی شکایت رفع ہو چکی تھی۔ ناک کا زخم ابھی باقی ہے۔ ممکن ہے کہ گرمی کے سبب کسی اور جگہ تشریف لے جائیں۔ ۱۵ - کو حضرت کی طبیعت صاف رہی ہے۔ صرف کسیقدر ضعف قلب بوجہ دیر تک غذا نہ کھانے کے محسوس ہوا تھا۔ جو جلد دور ہو گیا۔ شام کو ایک میل تک گئے۔

۱۶ - مئی - کی صبح کو معہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی میتھورین ہل تشریف لیگئے۔ بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی صاحبزادی امۃ العزیز بعمر ۲ سال جو مدت سے بیمار تھی فوت ہو گئی۔

۲۰ - مئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔

شاہجہانپور میں تبلیغی جلسہ

خلاصہ تقریر جناب حافظ روشن علی صاحب

کو مسجد احمدیہ واقع محلہ ترین میں جناب حافظ روشن علی صاحب و چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۔ ایم ۔ اے کے شاندار و کامیاب لیکچر ہوئے ۔ جناب حافظ صاحب نے ۲ بجے شام سے ۔ ۴ بجے تک حیات و وفات حضرت مسیح علیہ السلام پر ایسی عالمانہ و محققانہ تقریر فرمائی کہ غیر احمدی تو غیر احمدی ۔ احمدی بھی دنگ رہ گئے ۔ دلائل حیات مسیح کے نام سے جو توہمات قائلین حیات مسیح پیش کیا کرتے ہیں ۔ پہلے تو آپ نے انہیں بیان فرمایا ۔ اور اس خوبصورتی کے ساتھ کہ قائلین حیات مسیح کا کوئی بڑے سے بڑا مقرر بھی بیان نہیں کر سکتا ۔ دوران تقریر میں آپ کا موقع موقع سے یہ فرماتے جانا کہ قائلین حیات مسیح تو اسی قدر لکھتے ہیں ۔ مگر میں اتنا زیادہ اور کہتا ہوں ۔ ہر خرد کی نظر میں نہایت لطف انگیز تھا ۔ طبیعتیں قبول کر گئیں اور دل بول اٹھے کہ حیات مسیح پر اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا اس کے بعد دلائل حیات مسیح پر جرح فرما کر روز روشن کی طرح ظاہر فرما دیا کہ قائلین حیات مسیح کی نظر میں جو حیات مسیح کے زبردست دلائل ہیں ۔ وہ درحقیقت نرے توہمات اور جن امور کو قائلین حیات مسیح قلعہ فولاد کی طرح سمجھے ہوئے ہیں ۔ وہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور اور جن آیتوں کو وہ حیات مسیح نکالنا چاہتے ہیں فی الحقیقت ان سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہے ۔ اس جرح کے بعد ایک گھنٹہ تک دلائل وفات مسیح بیان فرمائے طرز استدلال کا پایہ بہت زبردست و بلند تھا ۔ اور انداز بیان نہایت سریع الفہم و دلنشین کہ سامعین میں سے منصف مزاج حضرات کو اقرار کرنا پڑا کہ ہم نے اتنا بڑا عالم آج تک نہیں دیکھا ۔ ۶ بجے یہ تقریر ختم ہوئی ۔ اور سعید الفطرت اصحاب پر اس کا جو اثر ہوا ہے اس کے نتائج اپنے وقت پر ظاہر ہونگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

خلاصہ تقریر جناب چوہدری سیال ایم اے اب دوسری تقریر کا موقع نہیں تھا لیکن بعض سامعین کے اشتیاق و تقاضہ کی وجہ سے جناب سیال ایم ۔ اے نے بھی تقریر فرمائی ۔ عنوان تقریر یہ تھا کہ "مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں"۔ آپ نے معقولی و منقولی طریقوں اور پھر بر بنائے واقعات دکھایا کہ مسلمانوں پر بذریعہ تلوار اسلام پھیلانے کا الزام غلط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدافعت کے لئے تلوار اٹھائی تھی ۔ اور آپ کے خلفاء نے حفاظت کے واسطے ۔ اسلام نہ کبھی پہلے تلوار سے پھیلا ہے ۔ اور نہ آئندہ پھیل سکتا ہے ۔ مسلمانوں کی ترقی بذریعہ شمشیر نہیں بلکہ بذریعہ تحریر و تقریر ہوگی ۔ جیسا کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف لطیف میں اس پر مبسوط بحث فرمائی ہے ۔ اور شمشیر کا خیال چھوڑ کر تحریر و تقریر کے ذریعہ یورپ میں اسلام پھیلانے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے چنانچہ ہم لوگ آپ ہی کے ارشاد کے موافق اٹھے ہیں ۔ اور انگلستان سے ہم نے اس کام کو شروع کیا ہے ۔ اور ہمارا یہ کام حضرت اقدس مرزا صاحب کے اس کشف کی بنا پر ہے جو آپ نے دیکھا تھا کہ میں لندن میں ایک ممبر پر فصیح و بلیغ انگریزی میں تقریر کر رہا ہوں ۔ اور میں نے سفید رنگ کے کچھ پرندے شکار کئے ہیں ۔ حضور ممدوح نے اس کی یہ تعبیر فرمائی تھی کہ میری تحریریں میرے خدام کے ذریعہ یورپ میں پھیلیں گی ۔ اور یورپین لوگ مسلمان ہونگے آپ کے یہ کشف دیکھنے کے کئی سال بعد اس کے ظہور کا آغاز ہوا جبکہ آپ اس جہان فانی سے رخصت ہو چکے تھے ۔ آپ کے خدام لندن پہنچے اور آپ ہی کی تحریروں کے مطابق تبلیغ اسلام شروع کی ۔ میں بھی منجملہ ان خدام کے ایک خادم مسیح موعود ہوں اور نہ میری کسی قابلیت کی وجہ سے بلکہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے ہاتھ پر بھی کچھ یورپینز جن میں عیسائی بھی ہیں اور دہریے بھی مشرف باسلام ہوئے ہیں ۔ اور یہ کام بفضلہ تعالیٰ جاری ہے ۔ جناب قاضی عبداللہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کوشش میں مصروف ہیں ۔ مذہب کے لحاظ سے انگلستان کو حق پر نہیں سمجھتے ۔ اور نہایت خطرناک غلطی میں مبتلا خیال کرتے ہیں ۔ لیکن بعض بڑے عمدہ صفات ان میں پائے جاتے ہیں ۔ جن کی وجہ سے ان کو دنیا کی دوسری قوموں پر ترجیح ہے ۔ ایک یہ کہ صداقت ظاہر ہو جانے پر وہ شرارت و ضد سے صداقت کا انکار نہیں کرتے ۔ انکار اسی وقت تک کرتے ہیں جب تک صداقت ظاہر نہ ہو اور جب ظاہر ہو جائے تو انکار چھوڑ دیتے اور قبول بھی کر لیتے ہیں اور یہ ہمارے لئے بڑی امید افزا بات ہے ۔ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں ۔ مثلاً ایک بڑے دہریہ نے جب وجود باریتعالیٰ اور وحی و الہام پر ایک مجلس میں میری تقریر سنی تو وہ دوسرے وقت مجھ سے ملنے آیا ۔ اور اس نے کہا کہ اگرچہ میں اسلام کا قائل تو نہیں ہوا لیکن آپ کی تقریر سے اتنا تو ہو گیا ہے ۔ کہ میں اپنے پہلے خیالات پر قائم نہیں رہ سکا ۔ اور اب میرے نزدیک اثبات کا امکان پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ جیسا کہ آپ نے اپنی تقریر میں ظاہر فرمایا ہے کہ کوئی خدا ہو اور وہ وحی و الہام بھی نازل کرتا ہو اور میں آپ کا اس پر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آپ نے خدا کے وجود اور وحی و الہام کے متعلق جو واقعات اور نشانات پیش کئے ہیں وہ سب گذرے ہوئے ہیں ۔ اگر آپ کوئی ایسے نشانات پیش کر سکتے جو ابھی ظہور میں نہ آئے ہوتے ۔ تو بہت اچھا ہوتا ۔ اور رائے قائم کرنے کا عمدہ موقع ملتا ۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ میں ایسے نشانات بھی پیش کر سکتا ہوں ۔ چنانچہ میں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی وہ مشہور و معروف پیشگوئی جو موجودہ جنگ اور زار روس کی تباہی و بربادی پر مشتمل تھی ۔ اس وقت جنگ کا کوئی سان گمان نہیں تھا ۔ لیکن کچھ تھوڑے عرصہ کے بعد جب جنگ چھڑی تو اس نے خود بذریعہ تحریر مجھے اطلاع دی کہ آپ کی پیش کردہ پیشگوئی کے ظہور کا آغاز ہو گیا ہے ۔ پھر جب ایک مقام پر جرمنوں نے دریا کو عبور کرنا چاہا ۔ اور ہماری افواج نے ان کو روکا اور فریقین کے سپاہیوں کی لاشوں سے دریا پٹ گیا ۔ اور سینکڑوں میل تک خون ہی خون پھیل گیا ۔ اور یہ نقشہ جو پیشگوئی میں کھینچا گیا تھا ؎

خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۱ مئی ۱۹۱۸ء

امسال اداءِ حج ملتوی کرنیکا فتوےٰ

دین اسلام اور آسمانی کتاب قرآن مجید نے ہمیں حج کا حکم دیا ہے۔ اور ہر صاحب استطاعت مومن مسلمان کا فرض رکھا ہے۔ کہ وہ اس خدائی حکم کی اطاعت کرے۔ مگر چونکہ اسلام وہ مذہب ہے جو کسی خاص ملک اور خاص لوگوں کے لئے نہیں آیا بلکہ چھوٹے بڑے امیر غریب بادشاہ گداگر۔ بوڑھے۔ جوان۔ تندرست۔ اور مریض سبھی کے لئے آیا ہے۔ اس لئے اسلام نے کوئی حکم ایسا نہیں دیا۔ جس کو کوئی خاص طبقہ ہی ادا کر سکے۔ اور دوسرے بوجہ اس کے اسباب مہیا نہ ہونے یا اس کے کرنے کی طاقت نہ رکھنے کے گناہ گار ہوں۔

مثلاً زکوٰۃ کا حکم ہے۔ یہ ان لوگوں پر فرض ہے جو صاحب نصاب ہیں۔ اور جن لوگوں کے پاس مال نہیں شریعت نے ان کو مجبور نہیں کیا کہ وہ بھی زکوٰۃ دیں۔ اور اگر نہیں دیں گے تو گناہ گار ہونگے۔ کیونکہ زکوٰۃ باوجود خدا کا حکم ہونے کے انہی لوگوں کے لئے ہے۔ جن کے پاس مال ہے۔ غربا اس حکم سے پہلے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اسی طرح خاص حالات کے ماتحت نماز کا حکم ہے۔ اور ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ بچہ ہو یا بوڑھا تندرست ہو یا مریض۔ امیر ہو یا فقیر فرض ہے۔ اس میں کسی کا استثناء نہیں۔ لیکن باوجود اس قدر عام حکم ہونیکے اس کی ادائیگی کے لئے بھی شریعت اسلام نے انسانی کمزوریوں اور مجبوریوں کو مدنظر رکھ کر ایسی آسانیاں رکھ دی ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے اس حکم کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

مثلاً اگر کوئی شخص جنگل میں چلا جا رہا ہو۔ اور نماز کا وقت آجائے۔ یہود وغیرہ کی طرح تکلف نہیں کہ عبادت گاہ (مسجد) کی تلاش میں دوڑے۔ اور اگر اسے نہ پا سکے تو وقت ہی کھو دے۔ بلکہ جس جگہ نماز کا وقت آجائے۔ اسلام اس کو اجازت دیتا ہے کہ وہیں وہ اپنے خداوند خدا کے حضور اظہار عبودیت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور فریضہ نماز ادا کرے۔

پھر نماز کے لئے ضروری ہے۔ کہ وضو کیا جائے لیکن اگر کوئی انسان کسی ایسی جگہ پر ہے جہاں اسے پانی میسر نہیں آتا تو شریعت اسلام نے اس کو اجازت دی ہے کہ فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوھکم وایدیکم ان اللہ کان عفواً غفوراً۔ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے (جو نہ کسی گندی جگہ پڑی ہو۔ اور نہ جس پر کوئی گندگی کا نشان ظاہر ہو) تیمم کر لو۔ یا اگر کوئی بیمار ہو اور بیماری کی حالت میں پانی کا استعمال کرنا اس کی مرض کو بڑھاتا ہو تو اسلام مریض کو یہ تو بیشک کہتا ہے کہ نماز ادا کرو مگر یہ ہرگز نہیں کہتا کہ تم پانی کے ساتھ وضو بھی ضرور ہی کرو۔ اس کے لئے اجازت ہے کہ وہ بھی تیمم کرے۔ اسی طرح نماز پڑھنے کا ایک خاص طریق ہے کہ پہلے انسان ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے پھر جھک جائے پھر سر زمین پر رکھ دے لیکن اگر کوئی شخص کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ اگر وہ بار بار حرکت نہیں کر سکتا یا خود ہل نہیں سکتا۔ تو وہ اشارہ سے تمام ارکان ادا کر سکتا ہے۔ پھر سال میں ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ مگر اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم نہیں دیا کہ جہاں پر اور جیسی حالت میں ماہ صیام آجائے اس حکم کو پورا کرو۔ بلکہ فرمایا کہ سفر کی حالت میں تم بیشک روزے نہ رکھو۔ ہاں جب سفر سے واپس آؤ تو اس وقت ان روزوں کو پورا کرو مریض ہو تو مرض کی حالت میں تم پر روزے فرض نہیں بلکہ جب صحتیاب ہو جاؤ تو رکھو۔

ان مثالوں سے ثابت ہو گیا۔ کہ قرآن کریم اور شریعت اسلام نے جو احکام دیئے ہیں۔ وہ مالا یطاق نہیں۔ بلکہ انسانوں پر آنے والی ہر ایک حالت کے مناسب اور مطابق ہیں۔ مگر کیسے افسوس اور رنج کا مقام ہے کہ شریعت اسلام نے تو اس قدر اپنے احکام میں آسانیاں ملحوظ رکھی ہیں۔ لیکن ناواقف علماء کی طرف سے ایسے تشدد ان احکام کے بارے میں روا رکھے جاتے ہیں کہ شریعت آسان ہونے کی بجائے نہایت مشکل اور سخت کٹھن ہو جاتی ہے۔ جو سراسر ان کی غلطی اور اسلام سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔

اسلام نے اپنے پیرووں کے لئے جہاں اور باتیں فرض قرار دی ہیں وہاں ان کے لئے ساری عمر میں ایک دفعہ بیت اللہ کا حج کرنیکا بھی حکم دیا ہے لیکن جس طرح ہم نے مندرجہ بالا احکامات شرعیہ کے متعلق بتایا ہے کہ ان میں آسانیاں رکھ کر ہر ایک انسان کے لئے اس کی حالت کے مطابق قابل عمل پہلو رکھ دیئے ہیں۔ اسی طرح حج کے متعلق بھی شریعت نے بہت سی آسانیاں بہم پہنچائی ہیں۔ اور حج کے متعلق صرف یہ نہیں کہہ دیا کہ تمام مسلمانوں کو خواہ ان کے حالات میں کسقدر فرق اور اختلاف ہو حج فرض ہے بلکہ فرمایا ہے۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین ۰ اللہ کے لئے لوگوں پر فرض ہے کہ حج بیت اللہ کریں مگر وہی جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھتے ہوں یہ ارشاد باری اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور تمام ان لوگوں کو جو کسی نہ کسی جائز وجہ سے بیت اللہ کا سفر اختیار نہیں کر سکتے مستثنیٰ قرار دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بیمار ہے۔ اور سفر کرنا اس کے لئے مضر ہے۔ تو اس پر اس بیماری کی حالت میں فرض نہیں یا اگر کوئی غریب ہے۔ اور اسباب سفر مہیا نہیں کر سکتا تو اس کے لئے بھی حج ضروری نہیں۔ اگر راستہ پر خطر ہو تب بھی حج کے لئے گھر سے نکلنا قرآن شریف کے منشاء کے خلاف ہے۔

پس حج تو مسلمانوں پر فرض ہے۔ مگر کس صورت

ہیں؟ اسی صورت میں کہ صحت ہو۔ زاد راہ پاس ہو
راستہ خطرات سے پاک وصاف ہو۔ وغیرہ وغیرہ اگر
ان میں سے کوئی ایک بات بھی نہ ہو تو حج کرنا منشاء
ایزدی کو پورا کرنا نہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو خواہ مخواہ
مشکلات اور مصائب میں ڈالنا اور خدا تعالیٰ کی اجازت
کا استخفاف کرنا ہے۔

ہمارے سید و مولا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر مخالفین کا بڑے شد و مد سے یہ اعتراض
ہے کہ آپ نے حج نہیں کیا اور یہ اعتراض عوام ہی
کی طرف سے نہیں۔ بلکہ علماء کی طرف سے بھی کیا جاتا
ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ یا تو یہ لوگ قرآن کریم
سے ہی واقف نہیں یا ضد و تعصب کی وجہ سے
ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ اول تو حضرت مسیح موعود کی صحت
عام طور پر نادرست رہتی تھی۔ دوسرے آپ کے لئے
راستہ نہایت پر خطر تھا کیونکہ مخالف علماء نے مخالفت
کی آگ کی شرارے ہند سے لے کر عرب تک پہنچادیے
ہوئے تھے۔ اور عرب کے علماء نے بھی آپ کی تکفیر
کے فتوؤں پر مہریں کر کے ہندوستان بھیجی تھیں
ایسی صورت میں نہ تو مکہ آپ کے لئے امن کی جگہ
تھا نہ رستہ آپ کے لئے پرامن تھا نہ صحت آپ کو
اتنے لمبے سفر کی اجازت دیتی تھی۔ ان موانعات
کی موجودگی میں اگر آپ نے حج نہیں کیا اور خدا
تعالیٰ کی دی ہوئی اجازت اور آسانی سے فائدہ
اٹھایا ہے۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہوا۔ لیکن مخالف
علماء ہیں کہ باوجود ان موانعات کا علم رکھنے اور
ان میں سے بعض کے خود موجب ہونے کے اعتراض
کئے ہی جاتے ہیں۔ گویا ان کے خیال میں خدا تعالیٰ
نے ہر حالت میں حج کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ کسی کے
پاس زاد راہ ہو یا نہ ہو۔ کسی کی صحت اچھی ہو یا نہ ہو۔
راستہ پر امن ہو یا نہ ہو۔ ان کے نزدیک اس کے
لئے حج کرنا فرض ہے۔ مسلمان مولویوں کا یہ خیال
جہاں قرآن کریم کے صریح خلاف اور خدا تعالیٰ کے منشا
کے بالکل مخالف ہے۔ وہاں ہر سال سینکڑوں اور
ہزاروں انسانوں کے لئے مصائب اور آلام کے علاوہ
ہلاکت اور تباہی کا موجب بھی بنتا ہے۔ وہ بیچارے
اپنے مولویوں کے ارشاد کے مطابق اپنے گھروں
سے یا تو بالکل خالی ہاتھ یا نہایت قلیل زاد راہ
کو جو انھیں میسر آسکتا ہے لیکر نکل کھڑے ہوتے ہیں اور
اور اس بات کا ہرگز خیال نہ کرتے ہوئے کہ اتنا دور
دراز کا سفر ہم کس طرح طے کریں گے چل تو پڑتے
ہیں لیکن جب راستہ میں جاکر انھیں کھانے کو روٹی
اور پینے کو پانی تک میسر نہیں آتا تو قدر عافیت
معلوم ہوتی ہے۔ اور اس طرح ہزاروں انسان خدا
تعالیٰ کی اس اجازت سے فائدہ نہ اٹھانے کی
وجہ سے جو اس نے حج کے متعلق دے رکھی ہے
اپنی جانیں رائیگاں دے دیتے ہیں۔ لیکن اس میں
ان کا اتنا قصور نہیں ہے۔ جتنا ان لوگوں کا ہے۔
جو ان کے مذہبی رہنما ہو کر انھیں حج کی متعلقہ شرائط
سے آگاہ نہیں کرتے۔ بلکہ تحریک اور ترغیب دیتے
ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے گھر سے نکل کھڑے ہوں
یہ ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ جو ان لوگوں کی طرف سے
کیا جاتا ہے۔ لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ باوجود
اس بات سے آگاہ ہونے کے کہ ہر سال سینکڑوں
وہ لوگ جو حج کے ارادہ سے جاتے ہیں بھوک اور
پیاس کی وجہ سے یا زاد راہ نہ ہونے کے باعث
ہلاک ہوتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو ہزاروں روپے
خرچ کر کے نادار لوگوں کو ہندوستان پہنچانا پڑتا ہے
مگر پھر بھی علماء کی طرف سے کبھی کوئی ایسی کوشش
نہیں ہوئی کہ وہ ایسے لوگوں کو اس وقت تک
حج کا ارادہ ملتوی کرنے کا مشورہ دیں۔ جب تک کہ
خدا تعالیٰ انھیں راستہ کی استطاعت نہیں بخشتا
حالانکہ اس بات کی بڑی سخت ضرورت ہے۔
اور خاص کر آج کل جبکہ زاد راہ کے پہلے کی نسبت
کئی گنا بڑھ جانے کے علاوہ جنگ کی وجہ سے جہازوں
کا ملنا قریباً ناممکن ہو رہا ہے۔ اور پھر راستہ پرامن
نہیں ہے۔

اس موقع پر بمبئی حج کمیٹی نے حج کا ارادہ رکھنے
والوں کے لئے جو اطلاع شائع کی ہے۔ وہ نہایت
غور کے ساتھ پڑھنے اور سوچنے کے قابل ہے۔ جو
یہ ہے:۔

"بمبئی حج کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ چونکہ حاجیوں
کے لئے جہازوں کے ملنے میں بڑی مشکلیں
واقع ہوتی ہیں۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ
حتی الامکان عازمان حج کی تعداد میں کمی کی
جائے۔ اب تک حاجیوں کے جانے کی کوئی
تاریخ معین نہیں ہوئی ہے۔ اور جہازی کمپنیوں
نے جہاز کے بارے میں اب تک کوئی جواب
نہیں دیا۔ اور کئی وجوہ سے ماننا پڑتا ہے کہ
اب کے ایک جہاز کے ملنے میں بھی بڑی
دقت واقع ہوگی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ عازمان
حج کو بمبئی پہنچنے کے بعد جہاز کا بہت انتظار کرنا
پڑے گا۔ اور جہاز ملا بھی تو اس کا کرایہ بہت زیادہ
ہوگا۔ اور ساتھ ہی بمبئی کے ناقابل برداشت
اخراجات کی زیر باری اس کے علاوہ ہوگی۔
اگر جہاز میسر نہ ہوا تو عازمان حج کو اتنی زیادہ
زیر باری اور تکلیف کے بعد اپنے گھروں کو
لوٹنا پڑیگا۔ ان حالات میں جو جنگ کی وجہ سے
ناگزیر ہیں بمبئی کی کمیٹی تمام عازمان حج کو انھیں
کے آرام و نفع کے لحاظ سے یہ صلاح دیتی ہے
کہ وہ اس سال حج کا ارادہ ملتوی کردیں"

آج کل گرانی اور قحط نے جو مشکلات پیدا کی ہوئی
ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہیں۔ اور بمبئی میں جہاں ہمیشہ غلہ
وغیرہ عام استعمال کی چیزیں بہت گراں ملتی ہیں۔ وہاں
ایک نامعلوم عرصہ تک ٹھہرنا غریب تو غریب اچھے
اچھے امراء کے لئے بہت مشکل ہے۔ اور پھر جہازوں
کی کمیابی اور راستہ کے خطرات بھی ظاہر ہیں ایسی
حالت میں حج کمیٹی کی رائے اور مشورہ نہایت قیمتی ہے
اور ہم امید کرتے ہیں کہ حج کا ارادہ رکھنے والے اصحاب
اس پر نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرینگے۔ اور خواہ مخواہ اپنے
آپ کو مشکلات اور مصائب کا نشانہ نہ بنائینگے۔ ہم موجودہ حالات
کو پیش نظر رکھ کر مشورہ دیتے ہیں کہ اس وقت ضرورت ہے
کہ حج کے متعلق جو اسلام نے اجازت اور آسانی عطا کی ہے
اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے ان مشکلات کو دور کردے۔ جو حج بیت اللہ میں رکاوٹ پیدا کررہی ہیں۔

نامۂ صادق

صفائی مکان

میں نے دیکھا ہے۔ کہ انگریزوں میں مکان کی صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے جس مکان میں عاجز آج کل یہاں رہتا ہے۔ روزانہ کھانے اور بیٹھنے اور سونے کے کمرے جو الگ الگ ہیں صاف کئے جاتے ہیں۔ اور ہفتہ میں ایک دن مقرر ہے۔ اُس دن کمرے کا تمام فرنیچر اور فرش اپنی جگہ سے ہٹا کر کمرے کو جھاڑا اور صاف کیا جاتا ہے۔ اور خواہ کمرہ بظاہر قابل صفائی ہو یا نہ ہو۔ یہ عمل برابر ہفتہ وار جاری رہتا ہے۔ یہ صفائی صحت میں بہت امداد دینے والی ہوتی ہے۔ واللہ ھو الغنی الحلیم

علالت

عاجز بہ سبب زکام چند روز علیل رہا۔ یہاں زکام بہت خوفناک سمجھا جاتا ہے زکام ہوتے ہی آدمی بسترے میں چلا جاتا ہے۔ اور جب تک پوری صحت نہ ہو عموماً لوگ بسترے میں یا کم از کم بسترے کے کمرے میں رہتے ہیں۔ تاکہ یکساں ہوا کے اندر رہنے سے طبیعت جلد صحت کی طرف مائل ہو جائے۔ مجھے تو بسترے میں پڑا رہنا بہت مکروہ معلوم ہوتا ہے۔ تاہم دو روز میں اپنے کمرے میں اس خیال سے رہا۔ کہ مکان میں کسی اور کو زکام ہو گیا۔ تو وہ سمجھیگا کہ اُسے مجھ سے ہوا ہے۔ اس حالت میں کھانا چائے سب بسترے میں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ دوست جو ملاقات کے لئے آویں وہ باہر سے ہی پیغام سلام ملازم کو دیکر واپس چلے جاتے ہیں۔ بسترے کے کمرہ میں ملاقات جائز نہیں سمجھی جاتی۔

لحم البقر

پنجاب میں عموماً گوشت کے لئے بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔ اور گائے بیل کے ذبح میں عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو جانور بیمار بوڑھا اور بہت دُبلا ہو گیا ہو اُس کو ذبح کر لیتے ہیں اور بہت ارزاں فروخت کر دیتے ہیں۔ برخلاف اس کے یہاں زیادہ تر بیف کا استعمال ہوتا ہے۔ اور جانور بھی اچھے عمدہ پرورش یافتہ اس کے واسطے استعمال ہوتے ہیں ایک قصاب نے اگلے دن دستی بچھڑے ایک ہزار پونڈ پر خرید کئے ہیں۔ فی بچھڑا ایک سو ستاسی روپیہ ہیں۔

ملک سویڈن کے پیر پادری صاحب کو تبلیغ

ملک سویڈن کے آرچ بشپ صاحب نے جو اس ملک کے سب پادریوں کے افسر ہیں اور شہر اُپ سالا میں رہتے ہیں۔ تمام مختلف فرقوں کے عیسائیوں کو ایک اتحادی کانفرنس میں مدعو کیا ہے۔ جو اگلے ماہ مارچ ۱۹۱۵ء میں منعقد ہو گی۔ ملک سویڈن انگلستان کے شمال میں اور روس سے ملحق ہے۔ اور جنگ میں شامل نہیں۔ اس واسطے ہر ملک کے لوگ وہاں جا سکتے ہیں گر جرمن کے سب میرینوں کے سبب راستہ صاف نہیں ہے آرچ بشپ صاحب نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ یہ جلسہ خالص مذہبی ہوگا۔ ملکی اور جنگی معاملات سے اس کو کچھ تعلق نہ ہوگا۔ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ انگلستان سے کوئی جائیگا یا نہیں۔ عاجز نے بھی آج (۲۶ فروری) کو ایک خط تبلیغی آرچ بشپ صاحب کو لکھا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے چند رسائل روانہ کئے ہیں۔ اس خط کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عیسائی دنیا کی سب سے بڑی اُمید مسیح کی آمد ثانی میں ہے۔ لیکن خود مسیح کی آمد اوّل اور الیاس کا یوحنا میں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ پیشگوئیوں کا پورا ہونا عموماً لوگوں کے اپنے خیال اور انتظار کے مطابق نہیں ہوتا۔ اس واسطے آمد ثانی کے متعلق جو مدعی ہو اُس کے متعلق پوری تحقیقات کے بغیر اس کو رد نہ کرنا چاہیئے۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ مسیح آگیا ہے۔ اور آپ کم از کم اس کانفرنس میں یہ رزولیوشن پاس کریں کہ اس کے دعوے پر پوری طرح غور کیا جاوے۔ یہ میرے خط کا خلاصہ ہے کم از کم پادری صاحب کو تو تبلیغ ہو گئی۔ اور جو اللہ کو منظور ہو

مس کیتھرین

ایک عیسائی لیڈی مس کرک وڈ کیتھرین نام ہیں۔ جن کو کبھی راستہ چلتے میں نے کوئی رسالہ دیدیا تھا۔ تب سے اُس کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ اور شائد عیسائیت میں عجب قسم کے دلائل پیش کرتی ہے اپنے تازہ خط میں لکھتی ہے۔ حیرانی ہے کہ آپ کو خدا کا انسان مسیح بن جانا سمجھ میں نہیں آتا۔ "خدا ایک روح ہے۔ خدا نے روح کو آسمان سے بھیجا کہ وہ زمین پر انسان مسیح بے گناہ بچہ پیدا ہو جائے"۔ یہ اُس نے اپنی طرف سے بڑی زبردست دلیل لکھی ہے۔ مشرکین کی عقل کا یہ بہترین نمونہ ہے۔ انسان خدا کو چھوڑتا ہے۔ تو کہاں سے کہاں بھٹکتا ہے۔ میں نے جواب میں لکھا ہے کہ خدا کے واسطے اور اُس مسیح کے واسطے جس کے ساتھ تم کو محبت کا جوش ہے اپنے خداداد عقل سے کام لو۔ اور سوچو کہ جب خدا خود روح ہے اور خدا ہی اُس روح کو بھیجتا ہے۔ تو بتاؤ بانی شدا کیا رہا۔ ہے روح خدا پھر وہ آسمان سے زمین پر آیا۔ کیا پہلے زمین پر نہ تھا اور زمین پر آگیا۔ تو آسمان اس سے خالی ہو گیا۔ مسیح بیگناہ پیدا ہوا تو کیا اور بچے گناہگار پیدا ہوتے ہیں۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہزارہا بچے جو روز پیدا ہوتے ہیں وہ ماں کے پیٹ سے گناہگار ہو کر نکلتے ہیں۔ یا کیا پیدا ہونا گناہ ہے۔ سوچو اور غور کرو۔ اور محض وہم پرستی کی تقلید

فلسفہ اسلام

لنڈن کے ایک مدرسہ کی ایک لائق معلمہ بنام مس جانسن رخصت سرما گذارنے یہاں (ونٹ نور) آئیں اور اتفاقاً میرے ساتھ ان کی ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کے سامنے دین اسلام کا تذکرہ کیا۔ اور ایک نسخہ ٹیچنگ آف اسلام تحفۃً دیا۔ جب وہ لنڈن لے گئیں۔ اب لنڈن سے ان کا خط آیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں

"میں نے اس کتاب کو پڑھا۔ یہ کتاب بالکل پسندیدہ اور شاندار طور پر قابل عمل ہے۔ مذہب اسلام کا فلسفہ برخلاف عیسائیت بجائے اندھی تقلید کے دلائل عقلیہ پر مبنی ہے"۔

میں نے اصل الفاظ رسالہ ریویو کے ایڈیٹر صاحب کو برائے اندراج رسالہ بھیجدیئے ہیں۔

قبرستان

ایک دن اتفاقاً میں سیر کرتے ہوئے

یہاں کے ایک قبرستان کے پاس سے گذرا - جو ایک پہاڑی پر وسیع میدان میں بنا ہے - ہر قبر پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے - مگر بعض قبروں پر یہ لکھا دیکھا گیا کہ "اپنا صدقہ اس روح کے واسطے دعا کرو"

دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ رومن کیتھالک لوگوں کی قبریں ہیں - کیتھالک لوگ مردوں کے حق میں دعا کے قائل ہیں - دیگر عیسائی فرقے قائل نہیں قبرستان کے دروازے پر ایک نوٹس لگا ہوا ہے - کہ یہاں مردہ دفن کرنے سے دو دن قبل اطلاع کرنی چاہئے - تب قبر طیار ہوسکیگی - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ زمین سخت ہے - قبر دیر میں تیار ہوتی ہے - نیز ملک کے سرد ہونے کے سبب عموماً لاشیں کئی کئی دن گھر میں رہتی ہیں - اس کا کچھ حرج نہیں سمجھا جاتا قبرستان میں دو گرجے ہوتے ہیں - ایک میں کلیسیائے انگلستان والوں کا جنازہ پڑھا جاتا ہے - اور دوسرے میں دوسرے لوگوں کا - مگر رومن کیتھالک والے شہر کے گرجے میں جنازہ پڑھ کر لاشیں قبرستان لے جاتے ہیں -

ڈاک ہندوستان

پچھلی ڈاک ہندوستان ۲۷ - جنوری کو آئی تھی اس کے بعد ۲ - مارچ کو آئی ہے - قریباً ایک ماہ کے بعد غالباً دو ڈاکیں اکٹھی آئی ہیں - اس میں ۳۰ دسمبر ۱۹۱۷ء سے ۲۰ - جنوری ۱۹۱۸ء تک کے لکھے ہوئے خط ہیں - ۱۴ - دسمبر ۱۹۱۷ء اور ۳۰ دسمبر ۱۷ء کے درمیان کا لکھا ہوا کوئی خط ہمکو نہیں ملا - اگر کسی دوست نے ان ایام میں کچھ لکھا ہو - اور ضروری بات ہو تو دوبارہ تحریر فرما دیں - بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انھوں نے مسیح موعود کے مقدس کلام کا ایک حصہ شائع کیا - اور ایک نسخہ ہمیں بھی ارسال فرمایا بابو صاحب کو ایسے نیک کاموں کی اللہ تعالیٰ توفیق دیتا رہے آئندہ بھی دے -

سلطان مصر کو تبلیغ

نئے سلطان مصر کی تخت نشینی پر عاجز نے ان کو مبارکباد کے رنگ میں ایک تبلیغی خط اور چند کتب ارسال کی تھیں - جس کے جواب میں ان کے سکرٹری صاحب کا خط نمبر ۲۰۶ مورخہ ۱ - فروری ۱۹۱۸ء از محل عابدین ملک مصر آیا ہے کہ ہز مجسٹی سلطان نے مجھے حکم دیا ہے - کہ آپ کی خدمت میں بہت شکریہ کا خط لکھوں خط فرانسیسی زبان میں ہے - اس کی نقل بعد ترجمہ قادیان بھیجدیا گیا ہے -

(محمد صادق عفا اللہ عنہ از ونٹ لور - ۷ مارچ ۱۸ء)

(۲)

ایف پی سی (لنڈن)

عاجز کے چند علمی لیکچروں کے سبب - جو لنڈن میں ہوئے لنڈن کالج آف سائی کالوجی کے بعض ممبروں کی تجویز سے عاجز کو اس کالج کا فیلو مقرر کیا گیا ہے - اور باقاعدہ ڈپلوما - اور ایف پی سی - لنڈن کا ٹائیٹل عطا کیا گیا ہے - فالحمد للہ علیٰ ذالک - یہ سب کچھ عاجز کی خواہش اور کوشش کے بغیر حاصل ہوا ہے -

کاغذ کی گرانی

اس ملک میں کاغذ کی گرانی کا یہ حال ہے - کہ اخبار ڈیلی میل جو آٹھ صفحہ کا ہوتا تھا - اب چار صفحہ پر چھپتا ہے - اور ایک پینی پر بکتا ہے - بعض اخباروں کی قیمت دگنی ہوگئی ہے اور بعض کی دگنی ہونے والی ہے -

انگریزوں کی قومی ہمت

ونٹ لور جس میں عاجز مقیم ہے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے - قریب ۵ ہزار آبادی ہے - کوئی دو تین گانوں اس کے علاقہ میں شامل ہیں - گورنمنٹ نے حال میں لکھا کہ یہ گانوں چھ ہوائی جہازوں کے بنانے کا روپیہ یعنی ۵ ہزار اشرفی ایک ہفتہ کے اندر جنگی قرضہ میں دے - فوراً کام شروع ہوئی اور ایک ہفتہ کے اندر ۱۲ ہزار اشرفی جمع ہو کر سرکاری خزانہ میں داخل ہوگئی - قومی ہمت پر شاباش -

صلیب پرست صلیب شکن

ایک پادری صاحب نے شمالی اٹلی کے گرجوں کی عمارات پر ایک لیکچر دیا عاجز بھی سننے گیا تھا چونکہ دیوں کی عمارات کا ذکر اور ان کی تصویریں ساتھ تھیں سینٹ صوفیا کی عمارت جب دکھائی گئی تو اس میں عربی میں اللہ محمد - ابوبکرؓ - عمرؓ - عثمانؓ - علیؓ لکھے ہوئے دکھائی دیئے - اس پر میں نے اخباروں کو اس لیکچر کے متعلق مضمون لکھا - اور ان الفاظ کی تشریح کی اور شمالی اٹلی کی یہ عمارات جو جرمن لوگ تباہ کر رہے ہیں - اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا - کہ مسلمان سپہ سالار ہمیشہ مذہبی عمارات کو محفوظ رکھتے تھے اور دشمن کے بچوں - بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرتے تھے یہ عجیب زمانہ ہے کہ صلیب پرست تو صلیب کو توڑ رہے ہیں - تین اخباروں نے اس مضمون کو شائع کیا ہے بعض پرچے قادیان اور دیگر دوستوں کو روانہ کئے گئے ہیں

سڑک پر حوادث

ایک اخبار لکھتا ہے - کہ شہر لنڈن میں سڑکوں پر ایک طرف سے دوسری طرف جانے سے جس قدر حادثے ہوتے ہیں - اتنے حوادث دشمن کے ہوائی جہازوں سے نہیں ہوتے - چنانچہ ۱۹۱۷ء کے پہلے ۹ ماہ میں سڑکوں پر قریباً ۵ سو جانیں ہلاک ہوئیں اور ہوائی جہازوں سے قریباً ایک سو اسی - شہر لنڈن میں سڑک کو عبور کرنا نہایت ہی خوفناک ہے - کیونکہ کثرت سے موٹر وغیرہ چلتے ہیں اور سڑکیں بہت چوڑی ہیں - ایک طرف سے دوسری طرف جانے میں بہت دیر لگتی ہے -

قبول اسلام

تازہ نو مسلم مسٹر جمیز دولن ہیں جس کو عاجز نے تبلیغ کی تھی - اسلامی نام ابراہیم رکھا گیا - ان کی درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بھیج دی گئی ہے - (پہنچ گئی ہے - ایڈیٹر)

تبلیغ برازیل

برازیل (جنوبی امریکہ) کے نئے پریزیڈنٹ سینور ڈری گوس الوس کو مبارکباد کا خط اور اسلام کی تبلیغ کی گئی - اگر کچھ جواب آیا تو پھر کسی رپورٹ میں انشاء اللہ ذکر کیا جائیگا

تصدیق

ایک نوجوان لیڈی مس ہاروے نام نے برادرم قاضی عبد اللہ صاحب کی تبلیغ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق

رپورٹ مباحثہ کرتارپور

پہلا دن

ایک شادی کی تقریب پر جماعت احمدیہ بنگہ میں سے نور محمد و اسمٰعیل صاحبان سوداگران چرم اور غیر احمدیوں میں سے علی محمد و عبداللہ صاحبان سوداگران چرم کرتارپور کے درمیان یہ امر قرار پایا کہ ہمیشہ کے جھگڑوں کو مٹانے کے لئے ۲۳ - ماہ اپریل ۱۹۱۸ء کو ایک مباحثہ احمدی اور غیر احمدی علماء کے درمیان ہو جن جن امور میں احمدی حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کریں انھیں امور میں غیر احمدی علماء ان کا مقابلہ کریں۔ اور اگر احمدیت سچی ثابت ہو تو پھر اسی تمام برادری قبول کرے۔ اور اگر اس کے برعکس ثابت ہو تو پھر ....

....

.... احمدی احمدیت سے دست بردار ہو جائینگے۔ لیکن مباحثہ سے پہلے میں نے جاکر حالات دریافت کئے اور شرائط مباحثہ کو طے کرنے کی کوشش کی تو میں نے بجز کج بحثی اور عام طور پر کج دلی کے غیر احمدیوں میں کچھ نہ پایا جس کا ثبوت واقعات نے بخوبی دیدیا۔ قبل اس کے کہ مناظرہ ہو یا وہ لوگ ہماری باتوں کو سنیں ہماری مخالفت پر ہی تل گئے۔ اور بجائے باقاعدہ بپابندی شرائط مناظرہ کرنے کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے آتے ہی ۲۲ - اپریل کو تین بجے کے قریب ایک رقعہ لکھا کہ

"السلام علیکم - آپ صاحبوں نے جناب مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود نبی اور مرسل وغیرہ یقین کیا ہے۔ اور ہمارے علماء اس کے برخلاف سکھاتے ہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس مسئلے میں پہلا آپکا بذریعہ علماء تر یقین تصفیہ ہو جاوے۔ باقی باتیں بیکار ہیں۔ امید کہ اس کی تسلیم سے ابھی مطلع فرمائیں گے۔ تاکہ آج ہی مجلس گفتگو منعقد ہو جاوے۔ اس رقعہ کے جواب میں اگر سوائے ہاں کے اور کوئی تحریر آئی تو ہم اس کو آپ کا انکار سمجھ کر اپنا جلسہ وعظ کر کے علماء سے مسائل سنکر اپنی تسلی کر لیں گے"۔

اس رقعہ کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ بجائے مسائل متنازعہ فیہ پر ترتیب وار گفتگو کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے یہ کوشش کی گئی ہے کہ اگر غیر احمدیوں کے بطور خود مقرر کردہ مبحث پر بحث کرنا منظور نہ کریں۔ تو وہ یکطرفہ ہی فیصلہ کر لیں گے جو دراصل راہ فرار کی ایک ترکیب سوچی گئی تھی۔ کیونکہ ہم صبح سے رقعہ پر رقعہ بھیجکر شرائط کا فیصلہ کرنے کی کوشش کرتے رہے مگر غیر احمدی فریق نے ایک بات بھی نہ مانی پہلے تو جواب ہی نہ دیا جب بار بار جواب کے لئے مجبور کیا گیا تو کہدیا کہ ہمارے علماء آکر خود ہی فیصلہ کریں گے۔ جب مولوی ثناء اللہ صاحب آئے تو بجائے فیصلہ کرنے کے یونہی ایک حکمنامہ بھیجدیا۔ جس کے جواب میں بجز ہاں کہنے کے ہمیں اختیار نہ دیا گیا تھا۔ لیکن ہم نے یہ سمجھ کر کہ اس طرح کہیں مباحثہ ہی نہ رہجائے ہم نے جواب میں ہاں ہی لکھدیا اور میدان مباحثہ میں نکل آئے۔ جس کے تھوڑی دیر بعد مولوی ثناء اللہ وغیرہ بھی میدان مباحثہ میں آگئے۔

احمدی مناظر کے دلائل

چونکہ مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کسیقدر علیل تھے اس لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے صداقت مسیح موعود پر ایک تقریر کی اور اس میں قرآنی معیاروں سے کھول کر ثابت کیا کہ مسیح موعود کا دعوئے نبوت و رسالت بالکل سچا ہے۔ اور اسی ضمن میں انھوں نے مولوی ثناء اللہ کی اپنی تفسیر میں سے بھی دکھایا کہ خود مولوی ثناء اللہ بھی مانتے ہیں کہ دعوئے نبوت کا ذبہ مثل زہر کے ہے۔ اور کبھی ممکن نہیں۔ کہ مدعی نبوت کا ذبہ بچ سکے۔ وہ ضرور تباہ ہوتا ہے۔ اور کبھی اسے سرسبزی حاصل نہیں ہوتی۔ جیسے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی ہلاکت سے اس قانون الٰہی کی بڑی زبردست تصدیق ہوتی ہے۔ (مقدمہ تفسیر ثنائی - اردو - دلیل چہارم)

اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت پیش کی کہ وہ بلحاظ ایک واقف ہونے کے بڑے زور سے شہادت دیتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی زندگی جو دعوے سے پہلے ہے وہ بالکل بے لوث اور معصومانہ ہے۔ اور ساتھ ہی وہ یہ اقرار کرتا ہے کہ خدمت اسلام جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ بلا شبہ بے مثال ہے اور اس کی نظیر ۱۳۰۰ برس گذشتہ میں نہیں ملتی

علاوہ ان دلائل کے یہ بھی بربنائے واقعات دکھایا کہ قرآن شریف تو کہتا ہے کہ مفتری علی اللہ کامیاب نہیں ہوتا۔ مگر واقعات بتاتے ہیں کہ حضرت اقدس پوری طرح کامیاب مظفر و منصور ہوئے۔ جس مشن کو لیکر حضرت مسیح موعود کھڑے ہوئے تھے اس کو دنیا میں قائم کر کے گئے۔ اور آج لاکھوں ان کے خادمان جاں نثار موجود ہیں۔ جو اس مشن کے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ اور کامیاب ہو رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود جن کی عصمت کی شہادت اہلحدیث کا ایڈیٹر مولوی محمد حسین رئیس المکفرین بھی دیتا ہے اور واقعات بتاتے ہیں کہ مسیح موعود کامیاب ہو گئے۔ اور ثناء اللہ صاحب اقرار کرتے ہیں کہ مدعی نبوت کاذبہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ بلکہ جان سے مارا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے انہ لایفلح الظٰلمون۔ یعنی مفتری علی اللہ کامیاب نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی فرماتا ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ یعنی ہم اپنے زبردست ہاتھ سے مفتری علی اللہ کی رگ حیات کاٹ دیتے ہیں۔ تو بلا شبہ ان معیاروں کی رو سے حضرت مسیح موعود اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور کوئی نہیں جو ان صدق النبی کا انکار کر سکے

مذکورہ بالا دلائل قرآنی جن کی شہادت واقعات سے بین طور پر ملتی ہے - ایسے تھے - کہ حق و باطل میں یقینی فیصلہ ہوا - مگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے جیسے کہ ان کی عادت ہے - اس کی طرف رخ بھی نہ کیا - گویا یہ دلائل قرآن میں موجود ہی نہیں اور عداوت حق نے ان کو اپنی تفسیر بھی بھلادی اور مولوی صاحب نے اس بحث کو ایک اور پہلو پر شروع کر دیا - انکا جواب مندرجہ ذیل ہے -

ثنائی جواب صاحبان مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں - اور مسیح موعود کا فرض منصبی حسب تحریر مرزا صاحب جو براہین احمدیہ میں ہے یہ ہے - کہ وہ تمام دنیا کو مسلمان کرے گا - اور ایسا ہی چشمہ معرفت میں بھی لکھا ہے - کہ وحدت قومی کا کام خاتم الخلفاء کے ہاتھ پر مقدر ہے - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی تک یہ کام نہیں ہوا - اور مرزا صاحب اس جہان سے رخصت ہو گئے -

احمدی مناظر مولوی صاحب نے دلائل قرآنیہ کا کوئی جواب نہیں دیا - حالانکہ قرآن کے فیصلے کے مقابل اور کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا - اس لئے ہم پھر ان دلائل قرآنیہ کی طرف مولوی صاحب کو توجہ دلاتے ہیں - لیکن ہم جانتے ہیں کہ مولوی صاحب اس طرف نہیں آئیں گے - کیونکہ یہ وہ حربہ ہے کہ جس سے ان کے باطل حملوں کا سر بھیجم ٹوٹ جاتا ہے -

رہا مولوی صاحب کا اعتراض سو اس کا جواب یہ ہے کہ غلبہ اسلام سے مراد یہ ہے کہ دلائل و براہین سے اسلام تمام ادیان پر غالب آئیگا اور یہ کام ہو چکا اور تفاسیر میں غلبہ مسیح موعود بالحجج و براہین بیان کیا گیا ہے - ورنہ تمام دنیا کا مسلمان ہونا تو خود قرآن شریف کی رو سے جائز نہیں جیسا کہ آیت اغرینا بینھم العداوت والبغضاء الی یوم القیامۃ اس پر شاہد ہے -

ثنائی جواب مولوی صاحب نے کہیں تفسیر حقانی میں پڑھ لیا ہے کہ مسیح موعود کا غلبہ بالحجج و براہین ہوگا - مگر میں جو دو تفسیروں کا مصنف ہوں میرے سامنے یہ جواب کام نہیں دے سکتا - لاؤ کونسی تفاسیر میں ایسا لکھا ہے - کیا ایک محدث (ثناء اللہ) کے سامنے تم ایسی باتیں بناتے ہو -

اس کے بعد مولوی صاحب نے پھر چشمہ معرفت کی عبارت پڑھی - اور کہا کہ دیکھو یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر تمام قومیں ایک قوم بن جائیگی - اور فرمایا کہ آیت اغرینا بینھم العداوت تمام قوموں کے مسلمان ہونے کے منافی نہیں کیونکہ مسلمان ہو کر بھی بغض و عداوت باقی رہ سکتا ہے جیسے کہ واقعات کربلا سے ظاہر ہے - دونوں فریق مسلمان تھے مگر عداوت و بغض نے تباہی کا منہ دکھلایا -

جواب احمدی چشمہ معرفت کی عبارت کا منشاء صرف اس قدر ہے کہ تمام دنیا ایک محلہ کی طرح ہو جائیگی - اور تمام قومیں بوجہ ایجاد ریل - تار ڈاک وغیرہ کے ایک قوم بنجائینگی - اور اس وقت مسیح موعود تمام کو تبلیغ اسلام کرے گا - اور غلبہ اسلام کا ثبوت نشانات سماوی سے اور دلائل و براہین سے دیگا - اور ایسی وحدت قومی کہ دنیا میں کوئی کافر نہ رہے - نہ صرف قرآن کے منشاء کے خلاف ہے بلکہ خود مسیح موعود کے منشاء کے بھی خلاف ہے ہاں ایک وقت آئیگا - کہ تمام دنیا میں احمدیت جو سچا اسلام ہے - وہ تمام مذاہب پر کیا بہ لحاظ اپنی وسعت متبعین اور کیا بہ لحاظ اپنی شان و شوکت کے غالب آجائیگی - اور یہ ایک قرار یافتہ عہد ہے - مگر اس کے لئے مسیح موعود نے تذکرۃ الشہادتین میں تین سو سال کی حد مقرر کی ہے - رہا یہ کہنا کہ بغض و عداوت کے باوجود تمام قومیں مسلمان ہونگی - یہ در اصل حقیقت اسلام سے بے خبری کا نتیجہ ہے - قرآن میں لکھا صاف آیا ہے کہ تم دشمن تھے - خدا نے احسان کیا کہ اسلام میں داخل کر کے وہ تمام دشمنیاں کافور کر دیں - اور دشمنی کی بجائے دلوں میں الفت ڈال دی - اور خدا کے فضل سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا - اور ایسا اسلام جس سے حسد و بغض بھی دور نہ ہو وہ تو برائے نام اسلام ہے -

ثنائی جواب چشمہ معرفت کی عبارت کو پھر پڑھ کر مولوی صاحب نے فرمایا - کہ میں نہیں جانتا - کہ میں اپنا مطلب بیان کرنے میں قاصر ہوں یا یہ عبارت ہی کچھ گول مول ہے - یا پبلک ہی نہیں سمجھتی اور بیٹھ گئے -

ثنائی بخل مولوی صاحب نے جب بار بار چشمہ معرفت کو پڑھا - اور اسی کو مدار فیصلہ قرار دیا اس لئے ہم نے مولوی صاحب سے کتاب مانگی - تاکہ اس میں سے اصل منشاء کو بیان کریں - وہ بھی دینے سے انکار کر دیا - اور ہمارے پاس کتابوں کے نہ ہونے سے مولوی صاحب نے یہ فائدہ اٹھایا - پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے ایک عبارت کو اس کے سیاق و سباق سے الگ کر کے پڑھتے گئے - اور جب ہم نے کتاب مانگی تو دینے سے انکار کر دیا - جو انکی عدم حق طلبی کی بین دلیل ہے

ثناء اللہ سے ہمارا سوال کیا مولوی صاحب کو یہ علم ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر ابتداء سے انتہا تک اپنا مذہب یہ بتایا ہے کہ مسیح موعود کا زمانہ جس میں ترقی اسلام کامل طور پر ہو گی وہ تین صدیوں تک ہے - اور کیا مولوی صاحب کو یہ علم ہے یا نہیں کہ حضرت مرزا صاحب سے سوال کیا گیا کہ غلبہ اسلام آپ کی عین حیات میں ہوگا یا آپ کے بعد آپ نے فرمایا کہ سنت اللہ کے مطابق ایسا غلبہ میرے بعد ہوگا - بیج بو دیا اور پودا پیدا ہو گیا - اور تمام مخالفانہ ہوائیں اس پودہ کو تباہ نہ کر سکیں اور اب یہ پودہ میرے خلفاء کے ذریعہ اس قدر بڑھیگا کہ اکناف عالم پر محیط ہو جائیگا - اور کوئی نہیں جو اسے تباہ کر سکے -

ثناء اللہ کا امتحان مولوی صاحب نے میدان مناظرہ میں فرمایا تھا کہ اگر مرزا صاحب کی کتابوں میں مقابلہ کا امتحان ہو تو میں اول درجہ پر نکلونگا - سو اب اگر کا علم انشاء پسیع ہے تو وہ بتائیں کہ مذکورہ بالا غلبہ اسلام کا عقیدہ کہاں کہاں لکھا ہے - اگر وہ یہ کہیں کہ ایسا کہیں نہیں لکھا تو وہ امتحان میں فیل ہیں - اور ان کا دعوئے علم جھوٹا ہے -

اور اگر وہ فرمائیں کہ ایسا لکھا ہے - اور فلاں فلاں مقام پر لکھا ہے - تو وہ امتحان میں تو پاس ہیں لیکن وہ کاذب ثابت ہونگے - کیونکہ باوجود اس علم کے کہ غلبہ اسلام جو مسیح موعود کے ذریعہ مقدر ہے وہ کامل طور پر تین صدیوں کے اندر ظاہر ہوگا - اور مسیح موعود کے بعد ان کے خلفاء کے ذریعہ سے ظاہر ہوگا - پھر بھی وہ میدان مباحثہ میں صرف ہماری مخالفت کی خاطر اس علم کے برخلاف بڑے زور سے بیان فرماتے ہیں - جو در اصل کسی ایسے ہی مومن کا کام ہے - جو جھوٹ بولنے کو بھی خلاف تقوےٰ نہ سمجھے - بلکہ محمد حسین بٹالوی کیطرح مسیح موعود کی تکذیب کے لئے ہر قسم کے مکر وفریب کو جائز جانتا ہو -

آخری فیصلہ

حضرت مسیح موعود نے ۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء کو جو مباہلہ کا چیلنج ثناء اللہ کو دیا تھا - جس کا نام ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ رکھا گیا تھا - اسے پیش کرکے مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود کے کاذب ہونے پر استدلال کیا - اور یہ مولویصاحب کا بھی آخری حملہ تھا - مولوی صاحب کا استدلال یہ تھا - کہ دعا مندرجہ اشتہار کے مطابق صادق زندہ رہا اور کاذب ہلاک ہوگیا

ہمارا جواب

مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۲۶ - اپریل ۱۹۰۷ء نکال کر مولوی ثناء اللہ کا انکار مباہلہ پڑھکر سنا دیا - اور بتایا کہ دیکھو مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کے چیلنج کو خود ہی نامنظور کیا اور لکھدیا کہ یہ طریق فیصلہ مجھے منظور نہیں - اور نہ کوئی دانا اسے قبول کرسکتا ہے - کیونکہ خدا تو یہ فرماتا ہے - کہ شریر اور بدمعاش کی عمر دراز ہوتی ہے - اور مرزا صاحب فرماتے ہیں - کہ صادق کی زندگی میں کاذب ہلاک ہوتا ہے - پس آج مولوی ثناء اللہ صاحب کیوں اس اپنے اور بخیال خود تمام داناؤں کے نزدیک رد شدہ فیصلہ کو پیش کرکے اپنے آپکو خود ہی خدائی قانون شریر اور بدمعاش کی عمر دراز ہوتی ہے - کا مصداق ٹھیراتے ہیں -

مباہلہ کا چیلنج

مولوی محمد ابراہیم صاحب نے آخری فیصلہ کے طور پر فرمایا کہ مولوی صاحب اس وقت تو آپ نے مباہلہ سے گریز کرکے اپنی جان بچالی اور آج آپ اپنی زندگی سے مسیح موعود کے کذب پر استدلال کرتے ہیں حالانکہ تمام عمر آپ صادق کے سامنے کذاب کی ہلاکت کے منکر رہے - اور جب کہا یہی کہا کہ دیکھو مسیلمہ کذاب زندہ رہا اور رسول اکرم صلعم فوت ہوگئے تھے پس اب آخری فیصلہ یہ ہے کہ اگر آپ مسیح موعود کے پیش کردہ طریق فیصلہ کو اب صحیح مانتے ہیں تو آیئے ہم اب بھی حاضر ہیں - آپ مباہلہ کرلیں - تاکہ حق باطل میں فیصلہ ہو جاوے

مباہلے سے گریز

جسطرح مولوی ثناء اللہ مسیح موعود سے بھاگتا رہا اسی طرح اب بھی مباہلہ سے گریز کر گیا - اور کہا کہ میں جب ہائی کورٹ میں مقدمہ جیت چکا ہوں تو اب پھر منصفی میں کیوں مقدمہ لیجاؤں - گویا مولوی صاحب کے نزدیک خدا تعالےٰ سے بذریعہ مباہلہ فیصلہ چاہنا منصفی میں مقدمہ لیجانا ہے - نعوذ باللہ من ذالک سنو مولوی صاحب جس ہائی کورٹ کے فیصلہ پر آپ پہلے خوش ہیں - گو آپکی خوشی جھوٹی ہے - کیونکہ آپ اس ہائی کورٹ میں پیش ہونے کی بجائے بھاگ گئے تھے - اسی ہائی کورٹ میں پھر آپکو ہم بلاتے ہیں - اور آپ یقین رکھیں کہ وہ احکم الحاکمین سچا فیصلہ فرمائیگا - آپ ایکدفعہ مقابلہ پر آتو جائیں - مگر ہم جانتے ہیں - کہ آپ کا حوصلہ پست ہے - اور ایمان کمزور اسلیئے . . . . . آپ روباہ بازی سے اس موت کے تلخ پیالہ کو ٹالنے کی کوشش کرینگے - اور جیسے کہ یہود کے متعلق قرآن میں وارد ہے - کہ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولا یتمنونہٗ ابداً بما قدمت ایدیھم یعنی وہ ہرگز الموت کی تمنا نہ کرینگے اسیطرح مولوی صاحب بھی ان کی پوری پیروی کرینگے -

مباحثہ کا چیلنج

اثنا بحث میں مولوی ثناء اللہ نے خاکسار کی طرف اشارہ کرکے فرمایا - کہ لدھیانہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار پر بحث میں جو میں تین سو (۳۰۰) روپیہ انعام کا لایا تھا - اسمیں پچاس روپے ان کے بھی تھے - اسپر میں نے جھٹ اٹھکر کہدیا - کہ صاحبان مولوی صاحب تو پچاس کا ذکر کرتے ہیں - اور میں ان کے لئے ۳۰۰ روپے کا انعام دوبارہ پیش کرچکا ہوں - مولوی صاحب اب پھر بحث کرلیں - اس کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں بھی جواب دے چکا ہوں - جو اسوقت تک ہمیں نہیں پہنچا تھا - مگر جالندھر آکر معلوم ہوا کہ آپ کا کارڈ انجمن خادملی اسلام جالندھر کے نام آیا ہوا ہے - جس میں جناب اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کررہے ہیں - اور ہم اس کا علیحدہ جواب سکرٹری انجمن مذکور کو دیدینگے - جب وہ ہمیں مولوی ثناء اللہ کے کارڈ کی نقل بھیج دینگے - مگر ہم اسقدر تو ابھی کہے دیتے ہیں - کہ مولوی ثناء اللہ ضرور ضرور اس بحث سے اپنا پیچھا چھڑائینگے - کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں - کہ لدھیانہ میں شیر اسلام میر قاسم علی سلمہ ربہ کے مقابل ان کے ہوش حواس خطا ہورہے تھے - اور جب میں نے ان سے ان کا دوسرا پرچہ مانگا - تو آپنے مجھے اسوقت بیساختہ فرمایا - کہ میری طبیعت اسوقت بہت گھبرائی ہوئی ہے - آپ مجھ سے اسوقت کلام نہ کریں - مولوی صاحب کی اس گھبراہٹ کا سبب بجز اس کے کچھ نہ تھا کہ فی الحقیقت آپ جواب سے عاجز آچکے تھے - اور ادھر ادھر ہاتھ مارنے شروع کردیئے تھے - باقی رہا ثالث کا ان کے حق میں فیصلہ سو وہ در اصل ایک ناجائز رعائت ہے جس کا ثبوت خود اسی فیصلہ میں موجود ہے بہرحال اگر مولوی صاحب کو اپنی فتح پر کچھ بھی بھروسہ ہے - تو وہ مرد میدان بنکر اس عاجز کے مقابل نکل آویں - اور ہماری شرائط جو ان کے پاس ہیں منظور کرلیں - مگر مجھے یقین نہیں کہ وہ اس میدان میں نکلیں - کیونکہ وہ پہلے ہی اپنے کارڈ میں لکھتے ہیں - کہ مبحث بجائے آخری فیصلہ کے پیشگوئیاں مقرر کردیا جاوے - جو اس امر کی شہادت ہے - کہ مولوی صاحب کے دل میں اپنی گذشتہ جھوٹی فتح کی حقیقت خوب ظاہر ہے -

انعام میں اضافہ

جس طرح صدیق اکبرؓ نے پہلی دفعہ شرط ہارنے کے بعد دوبارہ شرط میں مال زیادہ کیا تھا۔ اور شرط جیت گئے تھے۔ اسیطرح ہم بھی انعام کی رقم ایک ہزار روپیہ تک بڑھا دیتے ہیں۔ بشرطیکہ اس رقم کا نصف مولوی ثناء اللہ کے ہمخیال بھی چندہ کر کے جمع کر دیں۔ اور ہم بھی پانچسو روپیہ ثالث کے پاس رکھا دینگے۔ یہ کل روپیہ اس شخص کو انعام دیا جائیگا۔ جو مباحثہ میں کامیاب ہو۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہمخیال اس مقابلہ کے لئے طیار ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے ایک دفعہ کہا تھا۔ کہ تم شرط ہار گئے ہو۔ اب کیا بولتے ہو تو میں نے کہا تھا۔ کہ مولوی صاحب شرط تو صدیق اکبر بھی ہار گئے تھے۔ تو مولوی صاحب نے کہا تھا۔ کہ ڈبل صدیق بن جاؤ۔ سو ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے ڈبل صدیق بننے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ ہمارا چیلنج ہے۔ مگر ہمیں امید نہیں کہ مولوی صاحب اسے منظور کریں۔ کیونکہ پہلی دفعہ بھی وہ بمشکل اپنوں اور بیگانوں کے طعنوں سے مجبور ہو کر مباحثہ کے لئے نکلے تھے۔ جیسا کہ واقعات سے ثبوت ملتا ہے۔

پہلے دن کی کارروائی اس آخری فیصلہ پر ختم ہو گئی اور فریق مخالف نے چاہا کہ جلسہ اسی پر ختم کر دیا جاوے۔ لیکن ہم نے انہیں سمجھایا۔ کہ جب تم نے مولوی صاحب کو فیس پوری دی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ تم حسب اقرار خود کل بھی مباحثہ نہیں کراتے۔ ہمارے سمجھانے پر وہ سمجھ گئے۔ اور اگلے دن مباحثہ کرانے کا فیصلہ ہو گیا۔ اور دوسرے روز کی کارروائی الگ طور پر لکھونگا۔ والسلام۔

عمر الدین احمدی از جالندھر شہر

خواجہ صاحب کی چالبازی

اگرچہ جناب خواجہ صاحب مشہور وکیل ہیں۔ مگر ان کی یہ کارروائی بحیثیت مشنری اسلام احمدی جماعت کے طبقہ میں بالخصوص نہایت افسوس سے دیکھی جاویگی۔ کہ وہ مطلب برآری کے واسطے جان بوجھ کر غلط بیان پیش کر دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ ان کا مخاطب ہو۔ ویسی ہی ایک بات بنا لیتے ہیں نئے نئے نومسلموں کے سامنے ہمارے متعلق بے دریغ کہہ دیتے ہیں۔ کہ قادیانی لوگ مرزا کی اسی طرح پرستش کرتے ہیں۔ جیسا کہ عیسائی حضرت مسیح کی۔ عام مسلمانوں کے سامنے کہہ دیتے ہیں کہ ہم اصل اسلام کی تبلیغ نہیں کرتے۔ اور ہمارا اسلام اور ہے اسی طرح سے جو مسلمان سلسلہ عالیہ سے کسی قدر واقف ہیں۔ ان کو ہم سے بدظن کرنے کیواسطے ہماری طرف ناپاک اعتقادات منسوب کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ ایسی کارروائیوں میں ایسی باتیں بھی پیش کر دیتے ہیں جو صریحاً جانتے ہیں۔ کہ خلاف ہیں۔ حال ہی میں ایک بیرسٹر صاحب کو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے اپنے اس شعر سے

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

میں اپنے مرسل من اللہ ہونے کا صاف انکار کیا ہے۔ یہ ایسی ہماری خلاف بیانی ہے جو یقیناً خواجہ صاحب نے عمداً صاحب موصوف کو دھوکہ دینے کے لئے اختیار کی ہے۔ کیونکہ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ رسالہ ایک غلطی کا ازالہ خواجہ صاحب کی نظر سے نہ گذرا ہو۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اسی قول کے بارے میں بالتصریح ذکر فرمایا ہے۔ کہ میں رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ ....

میرا یہ قول کہ من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب اس کے معنے صرف اسقدر ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔

جب میں نے بیرسٹر صاحب کو حضرت کے اپنے الفاظ اس بارے میں دکھائے تو خواجہ صاحب سے نہائت بدظن ہو کر کہنے لگے۔ کہ جو احمدی کہلا کر جان بوجھ کر دنیا داری کی خاطر ایسی چالبازیوں سے کام لے اور اس میں دنیا کی ملونی اسقدر ہو۔ وہ کیسا مقتدا قوم اور پھر خادم مسیح موعود علیہ السلام کہلانیکا مستحق ہے۔

قاضی عبداللہ۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔

نظم

از محمد یعقوب قریشی ولد حکیم محمد حسین صاحب قریشی

محمدؐ پہ گر دل فدا کر چکے ہیں۔
تو حقِ وفا کیا ادا کر چکے ہیں؟
بہت کام ہم بے خطا کر چکے ہیں
ابھی ان کی کب انتہا کر چکے ہیں
وفا کے ہیں بندے وفا پر مرینگے
خدا ہمکو جنت عطا کر چکے ہیں
کیا تھا جو وعدہ خدائے جہاں نے
وہ ایمان والے وفا کر چکے ہیں
ہے قرآن میں جن کی بعثت کا مژدہ
خدا وہ نبی اب عطا کر چکے ہیں
یہ تکذیبِ حق روک ہے مغفرت میں
نصیحت تمہیں بارہا کر چکے ہیں
خدا کی قسم وہ نبی تھے خدا کے
جہاں کو وہ رونق فزا کر چکے ہیں
خدا کے یہ تھے کام ہو کر رہے ہیں
مخالف تو حدِ جفا کر چکے ہیں
لعے حاسدو حق سے ہے تم میں اگر کچھ
تو سوچو ذرہ دل میں کیا کر چکے ہیں
ہے کیا فائدہ لاف و طعنہ زنی سے
خدا اُن کو جب پیشوا کر چکے ہیں

فہرست نومبایعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں سو دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہوسکتے ہیں۔ ان کو شائع کردیا جاتا ہے اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

نمبر	نام	مقام
۷۲۶	اہلیہ کالے خاں صاحب	اڈیسہ
۷۲۷	جوگی خان صاحب	״
۷۲۸	مصاحب خاں صاحب	״
۷۲۹	اہلیہ مصاحب خاں صاحب	״
۷۳۰	ارشاد خاں صاحب	״
۷۳۱	اہلیہ ارشاد خاں صاحب	״
۷۳۲	شیخ ہاڈو صاحب	״
۷۳۳	حسین خان صاحب	״
۷۳۴	ارشاد خاں صاحب ثانی	״
۷۳۵	اہلیہ صاحبہ ״	״
۷۳۶	یوسف خاں صاحب	״
۷۳۷	حکیم عماد الدین صاحب	جموں
۷۳۸	سراج الدین صاحب	ضلع شاہ پور
۷۳۹	تاج دین صاحب	״
۷۴۰	چنن دین صاحب	״
۷۴۱	برہان الدین صاحب	״
۷۴۲	ولی محمد صاحب	״
۷۴۳	احمد دین صاحب	״
۷۴۴	محمد دین صاحب	״
۷۴۵	فضل دین صاحب	״
۷۴۶	علی محمد اول	״
۷۴۷	علی محمد ثانی صاحب	ضلع شاہ پور
۷۴۸	احمد صاحب	״
۷۴۹	عبد المالک صاحب	״
۷۵۰	قاسم صاحب	״
۷۵۱	محمد صاحب	״
۷۵۲	چودھری محمد علی صاحب نمبردار	״
۷۵۳	مساۃ کرم بھری صاحبہ	״
۷۵۴	چودھری مولا بخش صاحب	״
۷۵۵	چودھری محمد صاحب	״
	بابت ماہ اپریل ۱۹۱۸ء	
۷۵۶	حافظ نور محمد صاحب	ریاست پٹیالہ
۷۵۷	دختر کریم بی بی	ضلع ہوشیارپور
۷۵۸	نمبردار غلام حیدر صاحب	گجرات
۷۵۹	خلیل جو صاحب	کشمیر
۷۶۰	بر علی صاحب	ضلع لدھیانہ
۷۶۱	مساۃ فاطمہ صاحبہ	ضلع ہوشیارپور
۷۶۲	منشی محمد حسین صاحب	محبوب نگر
۷۶۳	اہلیہ صاحبہ ״	״
۷۶۴	بشیر الدین احمد صاحب	״
۷۶۵	نور النساء صاحبہ	״
۷۶۶	والدہ منشی محمد حسین صاحب	״
۷۶۷	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب	بمبئی
۷۶۸	ڈاکٹر ظفر حسن صاحب	״
۷۶۹	مستری عبد الکریم صاحب	ضلع گورداسپورہ
۷۷۰	دختر ڈاکٹر محمد اسمعیل خاں صاحب	لدھیانہ
۷۷۱	قاضی ننھے خاں صاحب	ضلع گورداسپورہ
۷۷۲	حاجی امیر علی صاحب	امراوتی
۷۷۳	اہلیہ رحمان صاحب	ضلع گجرات
۷۷۴	رحمان صاحب	״
۷۷۵	فرزند ״	״
۷۷۶	فرزند ״	״
۷۷۷	فرزند ״	״
۷۷۸	ریشم بی بی	״
۷۷۹	رسول بی بی قریشی	״
۷۸۰	محمد دین صاحب	ضلع گجرات
۷۸۱	رکھا صاحب	״
۷۸۲	دتا صاحب	״
۷۸۳	جیوا صاحب	״
۷۸۴	رحمت صاحب	״
۷۸۵	خوشی محمد صاحب	״
۷۸۶	حسنا صاحب	״
۷۸۷	قاضی الہم دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۸۸	حیات محمد صاحب	״
۷۸۹	محمد بخش صاحب	ضلع شاہپور
۷۹۰	جہاں خاں صاحب	״
۷۹۱	ہدایت اللہ صاحب	ضلع جہلم
۷۹۲	عبد الرحیم صاحب	״
۷۹۳	حیات بی بی صاحبہ	ضلع لائل پور
۷۹۴	فضل حسین صاحب	ضلع لاہور
۷۹۵	نواب دین صاحب	ضلع لائلپور
۷۹۶	جیونا صاحب	״
۷۹۷	بنت فتح دین صاحب	ضلع گجرات
۷۹۸	فرزند حاجی مولا بخش صاحب	جھنگ
۷۹۹	محمد دین صاحب	ضلع لائلپور
۸۰۰	اہلیہ محمد بخش صاحب	״
۸۰۱	محمد اسمعیل صاحب	کلکتہ
۸۰۲	محمد حسین صاحب	״
۸۰۳	ابراہیم صاحب امام مسجد	ضلع لائلپور
۸۰۴	اہلیہ نواب خاں صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۸۰۵	ساس صاحبہ ״	״
۸۰۶	غلام حسین صاحب	ضلع ملتان
۸۰۷	اہلیہ منشی گوہر علی صاحب	״
۸۰۸	فتح دین صاحب	لاہور
۸۰۹	چودھری ملک ہدایت خاں صاحب	ضلع شاہپور
۸۱۰	شیخ اللہ دین صاحب	״
۸۱۱	شیخ عبد الکریم صاحب	״
۸۱۲	شیخ محمد شفیع صاحب	״
۸۱۳	شیر محمد صاحب	״

ہنگامۂ یورپ

معرکہ فرانس

مغربی محاذ پر جرمن سپاہ لندن ۱۴ مئی - ریگا کے پناہ گزیں اشخاص سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی محاذ پر بیشمار جرمن سپاہ بسرعت پہنچی ہے۔

مارنی میں جرمنوں کی شکست لندن ۱۴ - مئی ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ بھاری توپخانہ کی تیاری کے بعد دشمن نے مارنی کے جنوب مغرب میں ایک میل کے محاذ پر حملہ کیا ایک مقام پر ہمارے استحکامات میں گھس آئے - لیکن آسٹریلیوں نے فوراً جوابی حملہ کر کے انہیں نکال باہر کیا - اور لائن کو پھر سے پورے طور پر مستحکم کر لیا - دیگر نقاط پر بھی یہ سخت نقصانات کے ساتھ منتشر کر دیا گیا - ہم نے ۵۰ قیدی گرفتار کئے - ہمارے نقصانات کم ہوئے - ایک مقامی لڑائی میں فرانسیسیوں نے کلائن دیر مسترات کے جانب غنیم کا ایک حملہ منتشر کر دیا

برلن کی غلط بیانی کی ایک اور مثال لندن ۱۴ مئی رائٹر کا وقائع نگار متعینہ برطانوی جنگی مستقر نے جرمن غلط بیانی کی ایک اور مثال دی ہے - ایک جرمن کمیونیک میں لکھا تھا کہ پانچویں برکشائر کی کمپنی بالکل نیست و نابود کر دی گئی - لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس فوج کے ۱۵ - افسر اور ۴۰۰ دیگر عہدوں کے سپاہی ضائع ہوئے - ایک اور جرمن کمیونیک میں دعویٰ کیا گیا کہ جو ہنی بارکشائر پیادہ کمپنی تقریباً مسلم گرفتار کر لیگی - لیکن یہ صحیح ہے کہ اس فوج کے صرف ۱۹۰ آدمی لاپتہ تھے اسی قسم کی مبالغہ آمیزیوں کی بہت سی مثالیں ہیں جن میں سے اکثر بالکل معمولی ہیں - لیکن ان سے یہ تنبیہہ ہو جاتی ہے کہ جرمن کمیونیک کو بلا غور و خوض نہ تسلیم کرنا چاہئے -

محاذ جنگ پر موسم کی وجہ سے سکون ہے لندن ۱۴ مئی رائٹر کا قائم مقام محاذ جنگ سے لکھتا ہے کہ موسم بہت غبار آلود اور سرد ہے - جنگی سرگرمی موقوف ہے - حتیٰ کہ توپخانہ کی آتشباریوں میں بھی بہت کمی ہو گئی ہے

حالات روس

اوکرین کا وزیر مال ۱۰ - مئی جرمن پسند ایم دار بی جو خیف میں بیرونی تجارتی بینک کے مینیجر تھے - اور جن کو اوکرین کی گورنمنٹ نے گرفتار کر لیا تھا - لیکن بعد کو جرمنوں نے انھیں رہا کر دیا تھا - وہ اب اوکرین کی جدید گورنمنٹ کے وزیر مال مقرر ہوئے ہیں۔

جرمنی اور اوکرین جرمن اخبارات اس بات پر شکایت کا اظہار کر رہے ہیں کہ اوکرین میں امن و امان قائم کرنے کی غرض سے متعدد ڈویژنوں کی ضرورت ہے - اخبار فرینکفرٹر زیٹنگ مظہر ہے کہ وہاں کی حالت جرمنی کے لئے بہت مشکل ہوتی جاتی ہے - مشرق میں عام طور سے جرمنی کی جو پالیسی ہے اس کے متعلق اخبارات طنز آمیز الفاظ میں یہ ریمارک کر رہے ہیں کہ جرمنی اکثر اوقات اپنے اعلان کردہ اغراض کے خلاف عملی کارروائی کرتا ہے - ویونش بیرو کا نامہ نگار متعینہ وائنا رقمطراز ہے کہ اوکرین جرمن حکام یہودیوں کے خلاف ہیں - اور یہودیوں کے معاملات کے متعلق جو وزارت تھی وہ توڑ دی گئی -

متفرق

اطالوی محاذ پر غنیم کی ناکام کوشش لندن ۱۴ مئی ایک اطالوی کمیونیک مظہر ہے کہ مانٹ کارنو کے خلاف دشمن نے حملوں کی تجدید کی کوشش کی لیکن ناکام رہا غنیم کے ۱۱ - ۲ آلات ہوائی نیچے اتارے گئے -

ہندوستان کی آئینی اصلاحات کا جلد اعلان ہوگا لندن ۱۴ - مئی رائٹ آنریبل مسٹر مانٹیگو ہندوستان کے متعلقہ دفتر میں کام کر رہے ہیں - اور خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں آئینی اصلاحات کے متعلق پارلیمنٹ

ہندوستان کی خبریں

جنگ کی تاروں میں تاخیر و التوا ہمدم ۱۸ - مئی لکھتا ہے کہ "ہمیں بتایا گیا ہے کہ ۱۶ - مئی ۱۱ بجے قبل از دوپہر سے لیکر ۱۷ - مئی ۱۱ بجے تک ۲۴ گھنٹے کے اندر رائٹر کا ایک بھی تار نہیں آیا۔

بغداد کا مدراسی کمشنر شملہ کا ایک تازہ تار مظہر ہے کہ مدراس سے جو یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ بالاگھاٹ کے مسٹر رائٹا آئر بغداد کے پہلے کمشنر مقرر کئے گئے ہیں - اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے - اس وقت مسٹر آئر عزیزیہ کے پولیٹیکل افسر کے دفتر میں ملازم ہیں۔

انتقال مولوی سید احمد صاحب (دہلوی) مولف فرہنگ آصفیہ کا ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد ۱۱ - مئی کو انتقال ہو گیا۔

چھ ہندوستانیوں کو اعلیٰ عہدے صوبجات متحدہ میں بھرتی کے سلسلہ میں ۶ ہندوستانی اصحاب کو ہندوستانی فوج میں بطور عارضی آنریری دوم لفٹنٹان کمیشن دئے گئے ہیں

دہلی کے قانون پیشہ اصحاب فوج میں صاحب وزیر اعظم کی اپیل کے متعلق دہلی بار ایسوسی ایشن کے ۳۴ ممبران نے چیف کمشنر صاحب کے سامنے اس امر پر رضامندی ظاہر کی ہے کہ انھیں ایک مقامی فوج کے ممبران کے طور پر فوجی تعلیم دیجائے۔

وزیر ہند لندن پہنچ گئے صاحب وزیر ہند معہ اپنی پارٹی کے لندن پہنچ گئے ہیں - اور وہ اصلاحات کے متعلق ایک بیان پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے لئے تیار کر رہے ہیں -

نارمل سکول لاہور کی تبدیلی معلوم ہوا ہے کہ نارمل سکول کو لاہور سے سیالکوٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)